Chapter 54 سورۃ القمر The moon

آیات 55

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ①

1-(اے نوعِ انساں خبردار ہو جاؤ کہ) وہ گھڑی یعنی قیامت کی ساعت زیادہ دُور نہیں ہے کیونکہ چاند پھٹ گیا (یعنی اس میں شگاف پڑ گیا)۔

(نوٹ: چاند سیٹلائیٹ کے طور پر براہِ راست زمین سے منسلک ہے۔ اس لئے چاند پر پڑنے والا غیر معمولی شگاف یا انتشار یا اس کا پھٹنا بھی براہِ راست اس حقیقت کا اظہار یا تنبیہہ ہے کہ زمین کسی تباہی کی گرفت میں آنے والی ہے۔ لیکن یہ بات کہ وہ تباہی کتنی قریب ہے، اس کا تعین انسان اپنے روزانہ کے معاملات کے وقت کے مطابق نہیں کر سکتا بلکہ یہ اجرامِ فلکی کے معاملات کے وقت کے مطابق طے ہو سکتا ہے جسے صحیح ترین طور پر اللہ جانتا ہے)۔

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ②

2- لیکن (انسانوں کی حالت یہ ہے کہ) اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں (تو بجائے اللہ کے احکام کو تسلیم کرنے اور ان پر اپنا یقین پختہ کر لینے کے) وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (اگر ایسا ہو بھی گیا ہے، جیسے کہ چاند پھٹ گیا) تو یہ جادو ہے یعنی نظروں کا دھوکہ ہے جس میں کہ (انسان) ہمیشہ سے مبتلا رہا ہے۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ③

3- چنانچہ انہوں نے (اس حقیت کو ہی جھٹلا دیا کہ چاند میں شگاف پڑ گیا ہے اور یہ کسی اہم ترین گھڑی جو کہ زمین سے مُنسلک ہے کے قریب آنے کی نشانیوں میں سے ہے۔ اور ایسا انہوں نے اس لئے کیا) کیونکہ وہ اپنی خواہشات کی ہی پیروی کرنے والے ہیں (اور اس کے لئے جائز و ناجائز طریقے اختیار کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ مانتے ہی نہیں کہ مرنے کے بعد انہیں جواب دینا پڑے گا۔ لہٰذا وہ تقاضا کرتے چلے جاتے ہیں کہ اگر کوئی تباہی کی گھڑی ہم پر آنی ہے تو وہ فوراً آ کیوں نہیں آجاتی۔ مگر ان سے کہو) کہ اللہ کا ہر حکم اپنے انجام تک پہنچتا ہے (مگر اس کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے، 13/28، 2/36)۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۙ﴿۴﴾

4-(اس مہلت کے وقفے میں نوعِ انسان کو مکمل طور پر سچائیوں اور احکام وقوانین کی آ گاہی کی ضرورت تھی تا کہ وہ تباہیوں سے محفوظ رہ سکیں) چنانچہ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ان تک ایسی خبریں یعنی ایسی آ گاہی آ چکی ہے (جو سبق آموز ہونے کی وجہ سے) عبرت وسرزنش پر مبنی ہے۔

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۙ﴿۵﴾

5-(لیکن سرکشوں اور انکار کرتے رہنے والوں کے لئے) حقائق کی باریکیوں سے آشنا کرنے والی (قرآن کی) دانشِ کامل (بھی فائدہ مند نہ ہوسکی) اور نہ ہی غلط روش کے خوفناک نتائج سے آگاہ کرنے والوں کی آ گاہی نے ہی انہیں کچھ فائدہ دیا (کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تہیہ کرر کھا ہوتا ہے کہ وہ نازل کردہ سچائی کا انکار کرتے رہیں گے)۔

وقف لازم

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۙ﴿۶﴾

6-لہٰذا، (اے رسولؐ) تم ان سے رخ پھیرلو (اور اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے سرگرمِ عمل رہو۔اور ایسے لوگوں کا فیصلہ اس دن ہوگا) جب ایک بلانے والا انہیں ایک سخت ناگوار چیز کی طرف بلائے گا (یعنی وہ انہیں جوابدہی کے لئے بلائے گا جوان کے لئے سخت ناگوار ہوگی)۔

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ﴿۷﴾

7-(اس بلاوے پر جب) وہ اپنے ٹھکانوں سے نکلیں گے تو ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی (اور یوں نکلیں گے) گویا ایک ٹڈی دل تھا جسے منتشر کر دیا گیا ہو۔

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

8-(اور مجرموں کی طرح جھکی ہوئی نگاہوں سے وہ) اس بلانے والے کی طرف تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے جائیں گے۔اور کافر لوگ یعنی وہ لوگ جو نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کیا کرتے تھے، وہ کہیں گے کہ یہ (دن) واقعئی بڑی سختی اور مصیبت کا دن ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾

9-(لیکن اے رسولؐ! ان کی یہ مخالفت کوئی نئی بات نہیں۔ جو کچھ یہ کررہے ہیں، یہی کچھ ان سے پہلی اقوام نے کیا تھا، مثلاً) ان سے پہلے قومِ نوح نے بھی (نازل کردہ آگاہی) کو جھٹلا دیا تھا۔اور پھر ہمارے بندے (نوحؑ نے جب اپنی قوم کو ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج کی تنبیہہ کی) تو انہوں نے کہا! کہ یہ جھوٹا ہے دیوانہ ہے اور اُسے بُری طرح جھڑکا

گیا۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾

10-اس پر نوح نے دُعا کی کہ، اے میرے رب! (یہ سرکش لوگ غالب آ چکے ہیں، اور) میں مغلوب ہو گیا ہوں۔ لہٰذا (تُو ان سے مظلوموں کو ناحق ستانے کا) بدلہ لے۔

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾

11-چنانچہ ہم نے موسلا دھار بارش کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے۔

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾

12-اور (ساتھ ہی) ہم نے زمین کو پھاڑ کر چشموں میں تبدیل کر دیا۔ اور اس طرح (زمین و آسمان) کا پانی ایک ہی مقصد کے لئے جمع ہو گیا (جو ان کی ہلاکت کے لئے) مقرر ہو چکا تھا۔

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾

13-اور ہم نے (نوحؑ اور اس کے ساتھیوں کو اس کشتی) پر سوار کرا دیا جو بڑے بڑے تختوں، لوہے کی میخوں (اور رسوں سے باندھ کر) تیار کی گئی تھی۔

تَجْرِىْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾

14-(اور اس خوفناک طوفان میں وہ) ہماری زیرِ نگرانی تیرتی چلی جا رہی تھی۔ (چنانچہ وہ بچ گئے اور ان کے مخالفین ڈوب کر مر گئے)۔ یہ نتیجہ تھا اس بات کا کہ انہوں نے (نوحؑ) کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ (حالانکہ وہ انہیں اس تباہی سے آگاہ کرتا رہا مگر وہ اسے مذاق سمجھتے رہے)۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾

15-اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے اس (واقعہ کو نوعِ انسان کی خاطر سبق آموز آگاہی کے لئے) محفوظ رکھ چھوڑا ہے۔ (لیکن اے نوعِ انسان) کیا کوئی سبق سیکھنے والا ہے (یا نہیں؟)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾

16- مگر (اے نوعِ انسان! کیا تم نے غور کیا) کہ کیسا ہوتا ہے میرا عذاب اور کیسی ہوتی ہے میری تنبیہ کہ اگر غلط روش پر چلو گے تو نتائج خوفناک نکلیں گے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾

17-چنانچہ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے آگاہی دینے کے لئے قرآن کو کس قدر آسان بنا رکھا ہے (لیکن اے نوعِ انساں) کیا کوئی سبق سیکھنے والا ہے (یا نہیں)۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾

18-اسی طرح قومِ عاد نے بھی (ہماری نازل کردہ آگاہی کو جھٹلا دیا تھا۔اے نوعِ انسان کیا غور کیا تم نے) کہ پھر میرا عذاب کیسا تھا (جس نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا) اور کیسی تھی میری تنبیہہ کہ اگر غلط روش پر چلو گے تو نتائج خوفناک نکلیں گے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾

19-اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے ان پر تند و تیز آندھی کا (عذاب) بھیجا۔اور ایسے دن میں (بھیجا) جوان کے لئے تباہی و بربادی بن گیا، (ایسی تباہی کا دن جو انہیں) ہمیشہ کے لئے (ختم کر گیا)۔

تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

20-(وہ آندھی) انسانوں کو اس طرح (پاؤں سے) اکھیڑ کر پھینکتی تھی، گویا وہ ایسی کھجوروں کے تنے ہیں جو اپنی (مضبوط ترین) جڑوں سے اکھڑ کر (ادھر اُدھر گرے پڑتے ہوں)۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾

21-لہٰذا (اے نوعِ انساں! کیا تم نے غور کیا) کہ کیسا ہوتا ہے میرا عذاب اور کیسی ہوتی ہے میری تنبیہہ کہ اگر غلط روش پر چلو گے تو نتائج خوفناک نکلیں گے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾

ع 1 22 8

22-اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے آگاہی دینے کے لئے قرآن کو کس قدر آسان بنا رکھا ہے۔(لیکن اے نوعِ انساں) کیا کوئی سبق سیکھنے والا ہے (یا نہیں؟)۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾

23-(اسی طرح) قومِ ثمود نے بھی ان رسولوں کو جھٹلا دیا جو اُنہیں اُن کی غلط روش کے خوفناک نتائج سے آگاہ کرنے (کے لئے بھیجے گئے تھے)۔

فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾

24-اور (قصہ یوں ہے) کہ انہوں نے (اپنی دلیل دیتے ہوئے) کہا! کہ کیا ہم ایسے آدمی کے پیچھے لگ جائیں جو ہم

میں سے ہی ایک ہے؟ (یعنی ایک تو یہ کہ وہ بشر ہے دوسرے یہ کہ وہ ہم میں سے ہے۔ اس لئے اس کی فضیلت کی کوئی وجہ نہیں اور تیسرے یہ کہ وہ تنہا ہے اس کے ساتھ کوئی جتھہ نہیں کہ وہ سردار کہلائے)۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ (اگر ہم اس کے پیچھے لگ گئے) تو اس صورت میں ہم درست راستہ چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کرنے والے ہوں گے جو کہ سراسر دیوانگی ہے۔

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾

25- بھلا (سوچو! کہ ہم سب بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے اور) ہمارے درمیان سبق آموز آگاہی (کی وحی) بس اسی پر (یعنی صالحؑ پر) ہی نازل کی گئی؟ لہٰذا، بات یہ ہے کہ تُو ہمیں بالکل جھوٹا اور خود پسند نظر آتا ہے (جو بڑا بننے کے لئے اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہتا ہے)۔

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾

26- (بہرحال، ہم نے صالحؑ سے کہہ دیا کہ ان کی اس قسم کی باتوں سے غمگین نہ ہونا کیونکہ) کل ہی انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا اور خود پسند ہے۔

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾

27- (اور صالحؑ سے کہہ دیا گیا کہ) تم ذرا ہمت سے کام لو (صبر)۔ اور تھوڑا سا انتظار کرو۔ کیونکہ ہم یقیناً ان کی آزمائش کے لئے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں۔ (اور یہ وہ اونٹنی ہے جس کے متعلق انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اسے اپنی باری پر پانی پینے دیں گے اور چراگاہ میں چرنے دیں گے۔ یہ ان کا جھوٹ اور سچ نکھار کر رکھ دے گی۔ اور جب یہ عہد شکنی کریں گے تو ان کی تباہی کا موجب بن جائے گی)۔

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾

28- اور تم انہیں واضح طور پر بتا دو کہ (اس معاہدے کی رُو سے طے یہ پایا ہے کہ ہر ایک کے مویشی) اپنی اپنی باری پر پانی پیا کریں گے۔ (اور اسی طرح یہ اونٹنی بھی اپنی باری پر گھاٹ پر آیا کرے گی)۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾

29- انہوں نے اپنے رفیق کو پکارا (یعنی انہوں نے جا کر سارا ماجرا قبیلے کے سردار کو سنا دیا۔ وہ سخت غصے میں آ گیا اور اس نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کی اونٹنی ہم جیسے سرداروں کے مویشیوں کے برابر ہو جائے؟) اس نے بڑی جسارت سے اپنا ہاتھ بڑھایا، اور اس اونٹنی کی کونچیں یعنی نسیں کاٹ دیں یعنی اُسے قتل کر دیا۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾

30- لہٰذا (اے نوع انساں، کیا تم نے غور کیا) کہ کیسا ہوتا ہے میرا عذاب اور کیسی ہوتی ہے میری تنبیہہ کہ اگر غلط روش پر چلوگے تو نتائج خوفناک نکلیں گے۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾

31- چنانچہ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے ان پر ایک دہشت ناک زور کی آواز بھیجی (جس نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ اس طرح ملیا میٹ ہو کر رہ گئے) جس طرح باڑ لگانے والے کی بوسیدہ باڑ (ہوا کے تیز جھونکوں سے) چُورا چُورا ہو جاتی ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾

32- چنانچہ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے سبق آموز آگاہی دینے کے لئے قرآن کو کس قدر آسان بنا رکھا ہے۔ (لیکن اے نوعِ انساں) کیا کوئی سبق سیکھنے والا ہے (یا نہیں؟)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾

33- (اسی طرح) قومِ لُوط نے بھی ان رسولوں کو جھٹلا دیا جو انہیں ان کی غلط روش کے خوفناک نتائج سے آگاہ کرنے کے لئے (بھیجے گئے تھے)۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۙ﴿۳۴﴾

34- تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے ان پر پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیجی (تو ان میں سے کوئی بھی نہ بچا) سوائے لُوط اور اس کے ساتھیوں کے جنہیں ہم صبح سویرے بچا کر (وہاں سے لے گئے تھے)۔

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾

35- یہ چیز (لُوطؑ اور اس کے ساتھیوں کے لئے) ہماری طرف سے نعمت تھی۔ (کیونکہ یہ وہ لوگ تھے جو درست راستے پر چل کر ہماری رہنمائی کی قدر شناسی کرتے رہے۔ چنانچہ) جو شکر کرے تو اسے ہم اسی طرح صلہ دیا کرتے ہیں (کہ وہ تباہی سے محفوظ رہے)۔

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾

36- حالانکہ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ (لوطؑ) نے انہیں آگاہ کر دیا تھا کہ ان کی غلط روش کے نتائج خوفناک نکلیں

گے اور وہ ہماری گرفت کی زد میں آ جائیں گے (لیکن ان کی حالت یہ تھی کہ بجائے اس کی آگاہی کو تسلیم کر لینے کے) وہ اس کی تنبیہہ پر اس سے جھگڑتے رہے۔

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾

37- اور تحقیق کرنے والے یہ بھی جانتے ہیں (کہ جب لُوطؑ کے پاس اس کے مہمان آئے تو قومِ لُوط کے لوگوں نے) انہیں لُوط سے (اپنی بُری نیت کی بناء پر) لینا چاہا تھا۔ مگر ہم نے ان (سرکشوں کی) آنکھیں ہی مٹا دی (اور وہ اندھے ہو کر رہ گئے۔ اور ہم نے ان سے کہہ دیا کہ اب) چکھو میرے عذاب کا مزہ اور جن اعمال کے نتائج سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا (اب دیکھ لو انہوں نے کیسے تمہیں اپنی گرفت میں لے لیا)۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾

38- اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ پھر صبح ہی صبح انہیں ایک ایسے عذاب نے اپنی گرفت میں لے لیا جس نے ہمیشہ (کے لئے انہیں ختم کر دیا)۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾

39- (اور ان سے کہا گیا کہ لو) میرے عذاب کا مزہ چکھو اور جن اعمال کے نتائج سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا (اب دیکھ لو انہوں نے کیسے تمہیں اپنی گرفت میں لے رکھا ہے)۔

ع 2 18 9

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾

40- (ایسی سرگزشتوں، سچائیوں اور احکام وقوانین کو ہم نے قرآن میں واضح کر دیا ہے) اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے سبق آموز آگاہی دینے کے لئے قرآن کو کس قدر آسان بنا رکھا ہے۔ (لیکن اے نوعِ انسان) کیا کوئی سبق سیکھنے والا ہے (یا نہیں؟)

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾

41- اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ (اسی طرح) قومِ فرعون کے پاس رسول آئے تھے جنھوں نے انہیں ان کی غلط روش کے خوفناک نتائج سے ڈرایا تھا۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾

42- انہوں نے ہمارے تمام احکام وقوانین کو جھٹلا دیا۔ لہٰذا، ہم نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا، وہ (گرفت) جو لامحدود غلبہ واقتدار والے (اللہ) کی ہے۔

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾

43-(اے رسولؐ! گزری ہوئی قوموں کی ان داستانوں کو دہرا کر تم منکرین اور مخالفین سے پوچھو) کہ کیا تمہارے یہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر رکھا ہے، وہ زیادہ بہتر ہیں (یعنی وہ قوت اور شوکت میں ان سے بڑھ چڑھ کر ہیں جن پر عذاب نازل ہوا، کہ وہ تو تباہ ہو گئے اور تم محفوظ رہ جاؤ گے؟) یا یہ کہ تمہارے لئے ہمارے صحیفوں میں کوئی معافی نامہ لکھا ہوا ہے (جس کی بناء پر تمہارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ یقیناً ایسا نہیں ہے، جو بھی غلط روش پر چلے گا اسے اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتنا ہوگا، 7/147)۔

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾

44-(اور اے رسولؐ! اس آگاہی کے باوجود) کیا یہ کہتے ہیں کہ (تمہاری مخالفت میں) ایک دوسرے کی مدد کے لئے اکٹھے ہو جائیں گے (اور اس طرح ان کا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا)۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾

45-(ان سے کہو کہ تم سب مل کر میرے مقابلہ میں متحد ہو جاؤ اور میدان میں آ جاؤ، پھر دیکھو کہ) تمہارے جمع جتھے کو کتنی جلد شکست فاش ملتی ہے اور تم کیسے پیٹھ دکھا کر بھاگتے ہو۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾

46-بلکہ (ان سے نمٹنے کے لئے) اصل وعدے کا وقت تو قیامت ہے۔ اور قیامت کی گھڑی تو بہت ہی سخت اور بڑی تلخ ہوگی۔ (انہیں فکر اس کی کرنی چاہیے جہاں ان کی مدد کے لئے کوئی نہیں ہوگا)۔

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾

47-(اور) یہ بات ہر شک وشبہ سے بالاتر سمجھو کہ یہ مجرمین غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور ان کی عقل ماری گئی ہے۔

يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾

48-(کیونکہ وہ دن طاری ہو کر رہے گا) جس دن یہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے۔ (اس دن ان سے کہا جائے گا کہ اب) تم جہنم کے چھونے کا مزہ چکھو۔

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾

49-(اور اُس دن کے سامنے آنے میں اتنی دیر اس لئے لگ رہی ہے کہ) درحقیقت ہم نے ہر شے کو ایک پیمانے کے مطابق تخلیق کر رکھا ہے۔

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾

50-ورنہ ہمارا حکم تو صرف ایک (لمحے میں نافذ ہو جاتا ہے) جیسے آنکھ کا جھپکنا ہے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾

51- اور بلاشبہ (ان سے پھر کہہ دو کہ اس حکم کے مطابق) ہم تمہارے جیسے بہت سوں کو ہلاک کر چکے ہیں (جو تمہاری طرح سرکش، ظالم اور متکبر تھے۔لیکن اے نوع انسان) کیا کوئی (اس سبق آموز آگاہی سے) سبق سیکھنے والا ہے (یا نہیں؟)

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾

52- اور (یادرکھو کہ) جو کچھ بھی کام یہ لوگ کر رہے ہیں اس کے بارے میں ہر بات اعمال ناموں میں (درج ہوتی جا رہی ہے)۔

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾

53-اور (یہ تسلیم کرلو کہ) ان میں ہر چھوٹی اور بڑی بات درج ہوتی رہتی ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾

54-(لہٰذا، اسی کے مطابق اچھے اور بُرے اعمال کے فیصلے ہوں گے۔ یقیناً بُرے اعمال والے تو جہنم میں جائیں گے۔ لیکن) یہ بات ہر شک وشبہ سے بالاتر سمجھو کہ وہ لوگ جنہیں اپنے اوپر اس قدر قابو ہے کہ وہ اللہ کے ڈر کی وجہ سے اس کے احکام کی خلاف ورزی سے بچے رہتے ہیں، تو وہ ابدی مسرتوں سے لبریز ایسے باغات میں ہوں گے جن میں شفاف پانیوں کی ندیاں بہہ رہی ہوں گی۔

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

ع 3 15 10

55-یہ وہ سچائی کا مقام ہے (جس کی آرزو اللہ کے احکام پر چلنے والوں کے دلوں میں ہوتی ہے۔اور یہ مقام) اس کی قربت میں ہے جو تمام اختیارات واقتدارات کا مالک ہے۔